www.KitaboSunnat.com

مولانا مبشر احمد ربانی ☆

قراءات متواترہ کا ثبوت اور اس کے منکر کا حکم

ادارہ 'رُشد' نے قراءات نمبر (حصہ دوم) میں یہ کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کے جمیع مکاتب فکر کے جید علماء کرام کے قراءات کے بارے میں فتاویٰ جات کو جمع کیا جائے، جس میں الحمدللہ کافی حد تک کامیابی ملی ہے۔ اسی سلسلہ میں جماعت الدعوۃ کے مفتی مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ نے استفتاء کے جواب میں جو تحریر اشاعت کے لیے روانہ فرمائی، اس کی خوبی یہ ہے کہ اس میں انہوں نے تحقیقی تقاضوں کو بڑے بھرپور انداز میں پورا فرمایا ہے۔ ان کے فتوی کی حسن خوبی کے پیش نظر ہم اسے باقاعدہ ایک مضمون کی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی موصوف کی قرآن کریم اور قراءات متواترہ کے بارے میں دینی حمیت کو قبول فرمائے۔ آمین [ادارہ]

قرآن حکیم اللہ تبارک وتعالی کا انمٹ اور لاریب کلام ہے جس کی مثل لانے سے دنیا کا ہر فرد عاجز اور درماندہ ہے۔ بڑے بڑے فصحائے عرب اور فارسانِ بلاغت اس کی نظیر اور مثل پیش نہیں کر سکے اور نہ ہی قیام قیامت تک پیش کر سکتے ہیں۔ علمائے اسلام اور زعمائے ملت نے اس کی تفسیر وتوضیح اور مفاہیم ومعانی کی عقدہ کشائی کے لئے انتھک محنت اور قابل رشک جدوجہد کی ہے اور اس کا حق خدمت ادا کرنے کے لئے صعوبتوں اور مسافتوں سے بھرپور دور دراز بلاد وممالک کے سفر طے کیے۔ اور ہر کسی نے اپنی اپنی ہمت اور بساط کے مطابق اس کی خدمت کر کے اعلیٰ وارفع مقام حاصل کیا۔ جن میں ابن جریر طبری، ابن حاتم رازی، عبدالرزاق، نسائی اور ابن کثیر رحمہم اللہ جیسے گلستان حدیث کے خوشبودار پھول، ابوحیان اندلسی اور زمخشری رحمہم اللہ جیسے فارسانِ بلاغت وادب اور نکتہ سنج۔ ابوعبداللہ قرطبی اور ابوبکر ابن العربی رحمہم اللہ جیسے فقاہت کے درخشندہ ستارے۔ رازی اور بیضاوی رحمہم اللہ جیسے فلاسفہ اور متکلمین جہاں معانی ومفاء عثمان بن سعید ابوسعید ورش القبطی، احمد بن قالون المدنی، خلف بن ہشام البغدادی، ابومعبد عبداللہ بن ہیم رحمہم اللہ کے گلستان میں گل چینی کر کے جویانِ حق وصداقت کے لئے ازہار متناثرہ یکجا کرتے رہے وہاں پر ابوعبید القاسم بن سلام الہروی، ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی، ابوعبداللہ ہارون بن موسی التغلیبی الأخفش، ابوبکر بن الانباری، ابوبکر عاصم بن ابی النجود الکوفی، حمزہ بن حبیب الزیات، ابوالحسن علی بن حمزہ الکسائی کثیر الکنانی، ابن الجزری وغیرہم رحمہم اللہ جیسے قراء کبار بھی علم وعرفان کے آفتاب جہاں تاب بن کر آسمانِ قرات کے خزینہ زرینہ رہے اور قراءتِ قرآن کے حسن وجمال سے قلوب واذہان کو تروتازگی دیتے رہے اور آج ان کی محنت ہائے شاقہ سے قراءات متواترہ کا سورج جگمگا رہا ہے اور چہار دانگِ عالم میں قراء کرام کا دبستان وگلستان چہچہا رہا ہے اور ان کی ضبط کردہ قراءات حافظین

☆ رئیس مرکز الحسن، سبزہ زار، لاہور و مفتی جماعۃ الدّعوۃ، پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قرآن کے لئے مینارۂ نور ہیں۔ یہ موجود مروّجہ قراءاتِ عشرہ احادیث متواترہ سے ثابت ہیں اس کا انکار جاہل خیرہ سَر اور خیرہ چشم کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔اس کی مختصر سی توضیح درج ذیل ہے۔

① عن عبد الرّحمان بن عبد القارئ أنه قال: سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام ابن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرأها وكان رسول اللهﷺ أقرأنيها وكدت أن أعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله ﷺ فقلت: إني سمعت هذا يقرأ على غير ما أقرأتنيها فقال لي: أرسله ثم قال له: اقرأ فقرأ فقال: هٰكذا أنزلت، ثم قال لي: اقرأ فقرأت فقال: هٰكذا أنزلت، إن القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرء وا منه ما تيسر

[صحيح البخاري: كتاب الخصومات:٢٤١٩، وكتاب فضائل القرآن:٤٩٩٢، ٥٠٤١، وكتاب استتابة المرتدين: ٦٩٣٦، وكتاب التوحيد:٧٥٥٠، صحیح مسلم، كتاب صلاة المسافرين ٨١٨، مؤطأ امام مالک:٥١٦، براویۃ یحيٰی بن یحيٰی:١٣٤، بروایۃ القضبی ٤٧، بروایۃ ابن قاسم ٩٢، بروایۃ سوید بن بعد الحدثانی، مسند الشافعی ١٢٤:٢/١٣٩٥، ٣/٢١٩١، سنن ابی داؤد:١٤٧٥، سنن النسائی:٩٣٥، صحیح ابن حبان:٧٤١، شرح السنة:١٢٢٦، مسند احمد:٢٧٧،١/٢٩٦، ١٥٨، مسند الطیالسی:٩، سنن الترمذی:٢٩٤٣، مصنف عبد الرزاق:٢٠٣٦٩، مصنف ابن ابی شیبة:١٠/٥١٧، ٥١٨، بزار:٣٠٠]

عبد الرحمٰن بن عبد القاری رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان اس قراءت سے پڑھتے ہوئے سنا جو اس کے خلاف تھی جو میں پڑھتا تھا حالانکہ مجھے قراءت رسول اللہ ﷺ نے سکھلائی تھی۔قریب تھا کہ میں فوراً اس پر کچھ کر بیٹھتا پھر میں نے اسے مہلت دی یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوگیا پھر میں نے اس کے گلے میں چادر ڈال کر اسے کھینچا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا میں نے کہا: میں نے اسے اس قراءت کا خلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے پڑھائی ہے۔آپ ﷺ نے مجھے کہا اسے چھوڑ دو پھر اسے کہا پڑھ تو اس نے پڑھا آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی۔پھر مجھے کہا پڑھ میں نے پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی۔یقیناً قرآن حکیم سات قراءتوں پر نازل ہوا ہے تمہیں جس طرح آسانی ہو اسی طرح پڑھا لیا کرو۔

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اَحرف سبعہ کے بارے میں اہل علم مختلف ہیں اور اس کے بارے میں انہوں نے بہت کلام کیا ہے ایک قوم نے کہا: اس سے مراد وعد، وعید، حلال، حرام، مواعظ، امثال اور احتجاج ہے اور ایک قوم نے کہا: اس سے مراد امر نہی، حظر، اباحت، ماکان، مایکون کی خبر اور امثال مراد ہیں۔پھر اس کے بعد رقمطراز ہیں:

"أظهر الأقاويل وأصحها وأشبهها بظاهر الحديث أن المراد من هذه الحروف اللُّغات وهو أن يقرأه كل قوم من العرب بلغتهم وما جرت عليه عادتهم من الإدغام والإظهار والإمالة، والتفخيم، والإشمام والإتمام والهمز والتليين وغير ذلك من وجوه اللغات إلى سبعة أوجه منها في الكلمة الواحدة [شرح السنة:٤/٥٠٧، ط المكتب الإسلامى]

ظاہر حدیث کے مطابق سب سے ظاہر، صحیح اور مناسب قول یہ ہے کہ سبعہ احرف سے مراد لغات ہیں ۔ ہر عرب قوم اسے اپنی لغت کے مطابق پڑھے۔اور ایک ہی کلمہ کے بارے میں ان کی لغات میں جو ادغام، اظہار، امالہ،

www.KitaboSunnat.com

تفخیم، اشمام، اتمام، ہمزہ، تلیین وغیرہ کے بارے میں جاری طریقہ ہے اس پر عمل کریں۔

جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا:

"إنی سمعت القراء فوجدتهم متقاربين فاقرءُ وا كما علمتم وإياكم والتنطع فإنما هو كقول أحدكم: هلم وتعال" [تفسیر ابن جریر طبری:۴۸، ۶۱/۱، ۷، ط دار السلام مصر]

میں نے قراء کرام کو سنا ہے اور انہیں قراءۃ میں ایک دوسرے کے قریب پایا ہے تم اسی طرح قراءت کرو جیسے تعلیم دیے گئے ہو۔غلو اور تکلف سے بچو یہ اختلاف تو اس طرح ہے جیسے تم کہتے ہو هلم، تعال یعنی یہ الفاظ کا اختلاف ہے معانی کا اختلاف نہیں۔اس پر دلیل وہ حدیث بھی ہے جو ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال جبرائيل اقرأ القرآن على حرف قال ميكائيل عليه السلام استزده فقال على حرفين حتى بلغ ستة أو سبعة أحرف فقال كلها شاف كاف ما لم يختم آية عذاب بآية رحمة أو آية رحمة بآية عذاب كقولك هلم وتعال

"حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا قرآن کو ایک حرف پر پڑھیے حضرت میکائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس سے زیادہ حروف طلب کیجئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا دو حرفوں پر قراءت کیجئے حتی کہ چھ یا سات حروف تک پہنچ گئے فرمایا: یہ سب شافی کافی ہیں جب تک عذاب کی آیت رحمت کی آیت کے ساتھ یا رحمت کی آیت عذاب والی آیت کے ساتھ ختم نہ ہو۔جیسے آپ کا کہنا ہے هلم، وتعال۔"

[طبری (۴۷):۶۱/۱، ۷، مسند احمد:۵۱/۵، ۴۱، ط قدیم شرح مشکل الآثار (۳۱۱۸) التمهيد:۲۹۰/۸، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۵۱۷/۱۰، مسند بزار: ۳۶۲۲ اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ہے]

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وفيه على بن زيد جدعان وهو سيء الحفظ وقد توبع وبقية رجال أحمد رجال الصحيح"

[مجمع الزوائد، ۱۵۱/۷، ط قدیم، ۳۱۴/۷، (۱۱۵۷۱، ط جدید]

اس میں علی بن زید بن جدعان سيء الحفظ راوی ہے اور اس کی متابعت کی گئی ہے اور احمد کے باقی رجال صحیح ہیں۔

اس حدیث کے صحیح شواہد بھی موجود ہیں جیسا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"أقرأني النبي ﷺ آية وأقرأها آخر غير قراء تي فقلت من أقرأكها؟ قال أقرأنيها رسول الله ﷺ قلت: والله لقد أقرأنيها كذا وكذا، قال أبي: فما تخلج في نفسي من الإسلام ما تخلج يومئذ فأتيت النبي ﷺ فقلت: يا رسول الله ﷺ ألم تقرأني آية كذا وكذا ؟قال بلىٰ قال: فإن هذا يدّعي أنك قرأتهٗ كذا وكذا فضرب بيده في صدري فذهب ذاك فما وجدت منه شيئا بعد ثم قال النبي ﷺ: أتاني جبريل وميكائيل فقال جبريل: اقرأ القران على حرف فقال ميكائيل استزده قال اقرأ على حرفين قال: استزده حتى بلغ سبعة أحرف قال: كل شاف كاف"

[مسند أحمد:۳۵/۱۷،۳۵ (۲۱۰۹۲) ط مؤسسة الرسالة، سنن النسائی (۹۳۹) (۹۴۰) عبد الرزاق (۲۰۳۷۱) ۲۱۹/۱۱ المعجم الأوسط للطبرانی (۱۰۴۸) ۲۹/۲، ط مكتبة العارف رياض]

"مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت پڑھائی اور ایک دوسرے آدمی کو ابی رضی اللہ عنہ کے قراءت کے خلاف قراءت کرائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں نے کہا تجھے کس نے یہ قراءت کرائی ہے؟ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ۔ میں نے کہا اللہ کی قسم مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس اس طرح قراءت کروائی ہے۔ اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا میرے دل میں اسلام کے بارے میں اس دن جو شک گزرا اس سے پہلے کبھی نہیں گزرا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ نے مجھے اس اس طرح آیت نہیں پڑھائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں کہنے لگے وہ شخص دعوی کرتا ہے آپ نے اسے اس اس طرح پڑھایا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر مارا وہ شک مجھ سے دور ہو گیا اس کے بعد مجھے کبھی شک نہیں گزرا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آئے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا قرآن ایک حرف پر پڑھیں میکائیل علیہ السلام نے کہا اس سے زیادہ حروف کا مطالبہ کر لو ۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا دو حرفوں پر پڑھ لو۔ میکائیل علیہ السلام نے کہا اس سے زیادہ مطالبہ کرو۔ حتی کہ جبرائیل علیہ السلام سات حروف تک پہنچ گئے آپ نے فرمایا: سب شافی کافی ہیں۔''

اس حدیث کا دوسرا شاہد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'أقرأني جبريل على حرف فراجعته فلم أزل أستزيده ويزيدني حتى انتهى إلى سبعة أحرف'

[مسند أحمد:۲۰۲/۴ (۲۳۷۵) ط مؤسسة الرسالة :۴۵۰/۴ (۲۷۱۷) صحیح البخاری کتاب بدء الخلق (۳۲۱۹) وکتاب فضائل القران (۴۹۹۱) صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین:۸۱۹/۲۷۲]

''مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قراءت کرائی میں نے اس سے مراجعت کی اور ہمیشہ اس سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا وہ مجھے زیادہ حروف پر قراءت کراتا رہا حتی کہ سات حروف تک پہنچ گیا۔''

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ ،ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ والی حدیث نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

" فقد أوضح هذا الخبر أن اختلاف الأحرف السبعة إنما هو اختلاف ألفاظ كقولك هلمّ وتعال باتفاق المعاني لاباختلاف معان موجبة اختلاف أحكام"

[جامع البیان عن تاویل آی القران:۶۷/۱ ط۔دار السلام قاہرہ مصر]

''اس حدیث کی نص نے واضح کر دیا ہے کہ سبعہ احرف کا اختلاف لفظی ہے جن کے معانی متفقہ ہیں جیسے آپ کہتے ہیں ھلم ، تعال ایسے معانی کا اختلاف مراد نہیں ہے جو احکام کے اختلاف کو واجب کرتے ہیں۔''

ابو عبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سبعہ احرف سے سات عرب کی لغات مراد ہیں۔ یہ معنی و مطالب نہیں ہے کہ ایک حرف میں سات لغات ہیں لیکن یہ سات لغات قرآن میں متفرق ہیں بعض لغت قریش پر، بعض لغت ہوازن پر، بعض ہذیل پر، بعض اہل یمن کی لغت پر، اسی طرح دیگر لغات عرب ان تمام لغات میں ان کے معانی ایک ہی ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ قرآن حکیم اس طرح نازل کیا گیا ہے کہ قاری قرآن کو اجازت ہے کہ وہ ان وجوہات میں سے جس وجہ پر چاہے قراءت کر لے۔''

یہ اُمت محمدیہ پر اللہ عزوجل کی طرف سے توسع اور رحمت ہے۔ اگر ہر فریق کو اس بات کا مکلّف بنایا جاتا کہ وہ اپنی لغت ترک کر دے اور اپنی اس عادت سے عدول اختیار کر لیں جس پر وہ پیدا ہوئے تو یہ حکم ان پر گراں اور بوجھل ہوتا۔ اس بات پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کی تو کہا اے جبرائیل علیہ السلام میں ایک ایسی امت کی طرف بھیجا گیا ہوں جو اُمی ہے ان میں بوڑھے مرد و زن لڑکے اور بچیاں ہیں۔ اور ایسے آدمی ہیں جنہوں کبھی کتاب نہیں پڑھی تو جبرائیل نے کہا۔ اے محمد ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً قرآن سات حروف پر اتارا گیا ہے۔

[شرح السنة :۵۰۸/۴، فضائل القرآن لابی عبید:۳۳۸، ۳۳۹، الإتقان فی علوم القرآن:۱۳۵/۱، ۱۳۶، ابی بن کعب والی مذکورہ حدیث ترمذی (۲۹۴۴) مسند طیالسی (۵۴۳) مصنف ابن ابی شیبۃ (۵۱۸/۱۰) المسند الجامع :۲۳/۱ وغیرہا میں موجود ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہذا حدیث حسن صحیح]

امام بغوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”فأما القراء ة باللغات المختلفة فما یوافق الخط والکتاب فالفسحة فیه باقیة والتوسعة قائمة بعد ثبوتها وصحتها بنقل العددی عن رسول اللهﷺ علی ما قرأ المعروفون بالنقل الصحیح عن الصحابة رضی الله عنهم“ [شرح السّنة:۵۱۱/۴، ط المکتب الإسلامی]

”لغاتِ مختلفہ میں ایسی قراءت جو خط اور کتابت میں موافق ہے اس کی کشادگی و گنجائش باقی اور رسول اللہ ﷺ سے عادل راویوں کی نقل کے ساتھ اس کے ثبوت اور صحت کے بعد وسعت قائم ہے اس طرز پر جسے معروف قراء کرام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل صحیح کے ساتھ قراءت کیا ہے۔“

سبعہ احرف والی حدیث ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے:

① حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مسند احمد :۴۰۵/۵، ۴۰۶، مسند بزار :۳۱۰/۷، المعجم الکبیر للطبراني:۱۸۵/۳، شرح مشکل الآثار:۱۱۰/۸، فضائل القرآن لأبی عبید:۳۳۸۔

② اُم ایوب رضی اللہ عنہا سے مسند احمد: ۴۳۳/۶، ۴۶۲، مسند حمیدی: ۱۶۳/۱، فضائل الصحابة لأبي نعیم: ۳۴۷۰/۶، مصنف ابن ابی شیبۃ : ۱۸۱/۷۔

③ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مسند احمد:۲۲/۵، مصنف ابن ابی شیبۃ :۱۸۲/۷، فضائل القرآن لابی عبید:۳۳۹، المعجم الکبیر:۲۴۹/۷، ۳۰۶، المستدرك للحاکم:۲۲۳/۲۔

④ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری:۳۲۱۹، صحیح مسلم:۲۷۲/۲، ۸۱۹، مسند احمد:۲۶۳/۴، ۲۶۴، ۲۹۹، تفسیر طبری کتاب الجامع از معمر بن راشد المصنف :۲۱۹/۱۱ (۲۰۳۷۰) فضائل القران لابی عبید:۳۳۸، المعجم لابن الأعرابی:۵۷۳/۲ (۱۱۲۶) ، ط دار ابن الجوزی :۵۵۹/۱، ۵۶۰، ط دار الکتب العلمیۃ بیروت ۔الزهریات لأبی الفضل الزهري:۱۲۸/۱

⑤ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مسند احمد:۳۳۲/۲، ط قدیم۔ مختصر زوائد مسند البزار:۱۲۹/۲، ۱۳۰(۱۵۵۶) کشف الاستار:(۲۳۱۳) ۹۰/۳، مجمع الزوائد:۳۱۵/۷ (۱۱۵۷۴) ط جدید، ابن حبان (۷۴) ابن ابی شیبۃ: ۱۸۲/۷، الزهریات لابی الفضل الزہری :۵۴۳/۲، شرح مشکل الآثار:۱۱۳/۸، التمهید: ۲۸۸/۸، السنن الکبریٰ للنسائی (۸۰۹۳) مسند أبو یعلیٰ (۶۰۱۶) تاریخ بغداد:۲۶/۱۱

⑥ ابو الجہم بن الحارث بن الصمة رضی اللہ عنہ سے مسند احمد:۱۶۹/۴، ۱۷۰، فضائل القران لابی عبید ۳۳۷، شرح مشکل الآثار:۱۱۱/۸، التاریخ الکبیر للبخاری:۲۶۲/۷

⑦ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مسند احمد: ۲۰۴/۴، ۲۰۵، شعب الإیمان للبیهقی:۲۲۶۶) فضائل القران لأبی عبید:۳۳۷، ۳۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مصنف ابن ابی شیبة:۵۲۸/۱۰

⑨ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسند احمد:۳۰/۴، مجمع الزوائد:۱۵۱/۷، فتح الباری:۲۶/۹، فضائل القرآن لابن کثیر:۲۱

⑩ ابو المنہال سیار بن سلامہ عن عثمان رضی اللہ عنہ ابو یعلی، مجمع الزوائد:۱۵۲/۷

⑪ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسند بزار، کشف الاستار (۲۳۱۲) المعجم الکبیر للطبرانی (۱۰۰۹۰) ۱۰۲/۱۰، ابن حبان (۷۵)، مجمع الزوائد:۱۵۲/۷

⑫ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مجمع الزوائد:۱۵۴/۷، المعجم الکبیر للطبرانی:۱۵/۲۰ (۳۱۲)

⑬ ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ ⑭ عمر رضی اللہ عنہ ⑮ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

الغرض سبعہ احرف والی حدیث حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے۔ اس حدیث کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "قطف الأزھار المتناثرہ فی الأخبار المتواترة" رقم ۶۰ میں اکیس (۲۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور علامہ ابوالفیض رحمہ اللہ الکتانی نے "نظم المتناثر من الحدیث المتواتر رقم ۱۹۷ میں چوبیس (۲۴) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "تدریب الراوی" ۱۶۸/۲ ط دار الفاحمة الریاض میں اصطخری کا قول نقل کیا ہے کہ متواتر کی کم از کم تعداد دس (۱۰) ہے اور لکھتے ہیں: "وھو المختار لأنھا أول جموع الکثرة" "یہی مختار قول ہے اس لیے کہ یہ جمع کثرۃ کی ابتداء ہے۔"

سبعہ اَحرف والی حدیث اور قراءۃ عشرہ کو امام حاکم رحمہ اللہ (شرح الزرقان علی المؤطا:۱۸/۲) امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ (فضائل القران ۳۳۹، النشر فی القراء ات العشر ۲۱/۱، نظم المتناثر:۱۱۲۔ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (جامع البیان ۳۵/۱) امام غزالی رحمہ اللہ (المستصفیٰ من علم الاصول:۱۰۱/۱) ملا علی قاری رحمہ اللہ (شرح الفقہ الاکبر:۱۶۷ ط قدیمی کتب خانہ کراچی، مرقاۃ المفاتیح ۱۱۷/۴) علامہ عبدالوہاب السبکی رحمہ اللہ (القراء ات العشر المتواترة فی ہامش القران الکریم ط دار المہاجر)

قاضی ابوبکر الباقلانی رحمہ اللہ (شرح صحیح مسلم:۸۶/۶ ط دار الکتب العلمیۃ) اور نواب صدیق الحسن خان بھوپالی رحمہ اللہ (حصول المامول ۳۵، وغیرہم نے متواتر قرار دیا ہے۔

اور اکابر ائمہ حدیث نے اپنی اپنی کتب میں باقاعدہ اس کے متعلق کتب اور ابواب منعقد کیے۔ جیسے سید الفقہاء والمحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں "باب أنزل القران علی سبعة أحرف" امام المحدثین امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ کی صحیح مسلم میں باب بیان أن القران علی سبعة أحرف، امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے سنن میں باب أنزل القران علی سبعة أحرف، امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں کتاب القراء ات، امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں باب من کم أبواب نزل القران، علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے موارد الظمان میں باب فی أحرف القران، مجمع الزوائد میں باب القراء ات وکم أنزل القران علی حرف، کشف الأستار عن زوائد البزار میں باب کم أنزل القران علی حرف، امام معمر بن راشد رحمہ اللہ نے کتاب الجامع میں باب علی کم أنزل القران من حرف، ابن حجر رحمہ اللہ نے مختصر زوائد مسند بزار میں باب فضائل القران والقراء ات وغیرھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لٰہذا سبعہ احرف والی حدیث اور قراءات عشرۃ متواترہ ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

امام ابوالخیر محمد بن محمد الدمشقی المعروف بابن الجزری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”کل قراء ۃ وافقت العربیة ولو بوجه ووافقت أحد المصاحف العثمانیة ولو احتمالاً وصح سندها فهی القراء ۃ الصحیحة التی لایجوز ردها ولا یحل إنکارها بل هی من الأحرف السبعة التی نزل بها القران ووجب علی الناس قبولها“

[النشر فی القراء ات العشر: ۹/۱ ط ایران نیل الأوطار: ۲۳۲/۴، ط دار ابن الجوزی۔ موسوعة الإجماع فی الفقه الاسلامی: ۹۰۵/۳]

”ہر قراءۃ جو کسی بھی وجہ سے عربیت اور کسی مصحف عثمانی کے موافق ہو، اگرچہ احتمالاً ہو اور اس کی سند صحیح ہو وہ صحیح قراءت ہے جس کا رد کرنا جائز نہیں اور اس کا انکار حلال نہیں بلکہ وہ ان احرف سبعہ میں سے ہے جن کے ساتھ قرآن نازل ہوا اور لوگوں پر اس کا قبول کرنا واجب ہے۔“

پھر اس کے بعد رقمطراز ہیں:

”وهو مذهب السلف الّذی لایعرف عن أحد منهم خلافه“

”یہ سلف صالحین کا وہ مذہب ہے کہ اس کا خلاف کسی سے بھی معروف نہیں۔“

علامہ سعدی ابوحبیب رحمہ اللہ ناقل ہیں:

”من زاد في القران حرفا من غیر القراء ات المرویة المحفوظ لمنقوله نقل الکافة أو نقص منه حرفا أو بدل منه حرفا مکان حرف وقد قامت علیه الحجة أنه من القرآن فتماریٰ متعمداً لکل ذلك عالماً بأنه خلاف ما فعل فإنه کافر بالإجماع“

[موسوعة الإجماع فی الفقه الاسلامی: ۹۰۳/۳، رقم الفقرة (۳۱۴۵)]

”جس شخص نے قراءات مرویہ محفوظ متواترہ کے علاوہ قران میں ایک حرف زیادہ یا کم کیا یا ایک حرف کو دوسرے حرف کے بدلے میں تبدیل کر دیا اور اس پر حجت قائم ہو چکی ہو کہ یہ قرآن میں سے ہے تو اس نے قصداً جھگڑا کیا یہ جانتے ہوئے کہ اس کے فعل کے خلاف ہے۔ تو وہ بالاجماع کافر ہے۔“

مزید لکھتے ہیں:

”ولا یختلف اثنان من أهل الاسلام في أن هذه القراء ات الصحیحة حق کلها مقطوع به مبغلة کلها إلی رسول اللهﷺ عن جبریل علیه السلام عن الله عزوجل بنقل الأمة“

[موسوعة الإجماع فی الفقه الاسلامی: ۹۰۵/۳]

”اہل اسلام میں اس کے بارے میں دو بندوں کا بھی اختلاف نہیں ہے کہ یہ قراءاتیں صحیح وحق ہیں سب کی سب قطعی ویقینی ہیں امت مسلمہ کی نقل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تک پہنچی ہوئی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام اور انہوں نے اللہ عزوجل سے بیان کی ہیں۔“

نیز ملاحظہ ہو۔ نیل الأوطار للشوکانی: ۴۱۲ ط دار ابن حزم: ۵۹۳/۱، ط دار الحدیث قاهرہ: ۲۳۲/۴، ۲۳۳، ط دار ابن الجوزی بتحقیق محمد صبحی حسن خلاق رحمہ اللہ، تفسیر ابن کثیر ۴۸/۱، بتحقیق عبد الرزاق المهدی رحمہ اللہ، مراتب الإجماع لابن حزم رحمہ اللہ: ۱۷۴، ط دار الکتب العلمیة بیروت، النشر فی القراء ات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

العشر لابن الجزری رحمہ اللہ: ۱۳/۱ ط مکتبہ تجاریہ مصر، المرشد الوجیز لابی شامة، المجموع للنووی ۱۸۵/۲، ۲۹۲/۳، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ۳۵/۱، إکمال المعلم بفوائد مسلم للقاضی عیاض رحمہ اللہ: ۱۹۰/۳، ۱۹۱، ط دار الوفاء وغیرہا۔

قراءات کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا ان کا انکار کفر ہے۔

ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"القران یقرأ علی سبعة أحرف فلا تماروا في القرآن فإن مراءً في القران كفر"

[مسند أحمد: ۸۵/۲۹، (۱۷۵۴۲) ط مؤسسة الرسالة]

''قرآن کی قراءت سات حروف پر کی جاتی ہے تم قرآن میں جھگڑا نہ کرو یقیناً قرآن میں جھگڑا کفر ہے۔''

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"القرآن نزل علی سبعة أحرف علی أی حرف قرأتم فقد أصبتم فلا تتماروا فيه فان المراء فيه كفر" [مسند أحمد: ۳۵۳/۲۹، ۳۵۴، (۱۷۸۱۹) ط مؤسسة الرسالة]

''قرآن حکیم سات حروف پر اتارا گیا ہے جس بھی حرف پر تم نے قراءت کی تو درست کی تم اس میں باہمی جھگڑا نہ کرو یقیناً اس میں جھگڑا کفر ہے۔''

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أنزل القرآن علی سبعة أحرف والمراء في القران كفر ثلاثاً ما عرفتم منه فاعملوا به وما جهلتم منه فردّوه إلی عالمه"

[صحیح ابن حبان (۷۴) ۲۷۵/۱ ط مؤسسة الرسالة، مسند أحمد ۳۰۰/۲۷، فضائل القرآن للنسائی (۱۱۸) تاریخ بغداد: ۲۶/۱۱، تفسیر طبری (۷) ۸۳۵/۱ ط دار الکتب العلمیۃ]

''قرآن مجید سات حروف پر اتارا گیا ہے اور قرآن کے بارے میں جھگڑنا کفر ہے یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ قرآن حکیم میں سے جو تم پہچانتے ہو اس پر عمل کرو اور جس سے تم جاہل و ناواقف ہو تو اسے قرآن کے عالم کی طرف لوٹا دو۔''

مذکورہ بالا دلائل قاہرہ، براہین ساطعہ، احادیث صحیحہ صریحہ مرفوعہ محکمہ اور آئمہ حدیث وقراءۃ اور فقہاء محدثین رحمہم اللہ اجمعین کی نصوص صریحہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قراءات قرآنیہ اور اس کے مختلف لہجات بالکل صحیح اور قطعی ہیں ان کا انکار کفر ہے۔ اس پر اجماع امت ہے۔ اس کا منکر ویتبع غیر سبیل المؤمنین کا مصداق، ضال اور مضل ہے۔

سبعہ احرف ضروریات دین میں سے ہیں۔ ان کا انکار اور ان سے انحراف کلی یا جزی کوئی جاہل ہی کر سکتا ہے۔ لہٰذا ہر فرد مسلم پر لازم ہے کہ وہ احادیث متواترہ قطعیہ پر ایمان لائے اور ہر طرح کی تشکیکات، اور شبہات سے بالا ہو کر عقیدہ جازمہ اختیار کرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں کتاب وسنت کی نصوص سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور زیغ وطغیان و ہوائے شیطان سے کلی طور پر محفوظ و مامون رکھے۔ اور سلف صالحین رحمہم اللہ اجمعین کے اختیار کردہ راہ صواب اور جادہ مستقیم پر گامزن رکھے۔ اور صراط مستقیم پر ہی اس حیاتِ مستعار سے اٹھائے۔

آمین یارب العالمین، هذا ما عندی والله أعلم بالصواب وعلمه أتمّ وأكمل